



سوال

(350) عقیتہ اور اس کے بعض مسائل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عقیتہ کرنا سنت ہے؟ کیا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عقیتہ کو مکروہ کہتے تھے۔ جیسا کہ مولوی غلام رسول سعیدی بریلوی نے شرح صحیح مسلم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 43 تا 45 فرید بک سٹال لاہور میں وضاحت کی ہے۔ کیا عقیتہ میں اونٹ یا گائے کے اندر حصہ ڈال کر عقیتہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے علاقے میں احناف یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ اونٹ اور گائے میں قربانی کی طرح عقیتہ کے بھی سات پانچ چار وغیرہ حصے ڈالے جا سکتے ہیں؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (خرم ارشاد محمدی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1- عقیتہ کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَكِعَ عَنْ وَدَّهِ، فَلْيَنْتَكِعْ عَنْهُ، عَنِ النَّوَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ، وَعَنِ النَّجَارِيَّةِ شَاةٌ"

جو شخص اپنی اولاد کی طرف سے قربانی (عقیتہ) کرنا پسند کرے تو وہ قربانی کر لے۔ لڑکے کی طرف سے دو برابر بھریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بھری۔ (سنن النسائی 7/163 ح 4217) وسندہ حسن مسند احمد 2/182 ح 6713 وسندہ حسن وصحیح الحاکم 4/238 ح 7692) دوافقہ الذہبی

اس حدیث میں "پسند کرے" کے الفاظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عقیتہ کرنا واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے دیکھئے التہذیب للحافظ ابن البر (4/311)

نیز دیکھئے مؤطا امام مالک تحقیقی (روایۃ عبد الرحمن بن القاسم: 158)

حافظ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"فَأَنَّا أَمَلْنَا الْحَدِيثَ قَاطِبَةً، وَفَتَاهَا وَهَمَّ، وَجَمُورًا بِلِلسَتِهِ، فَقَالُوا: هِيَ مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

"تمام اہل حدیث ان کے فقہاء اور جمہور اہل سنت کہتے ہیں۔ یہ (عقیتہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(تحفہ الودود باحکام الملوذ ص 28 الفصل الثالث فی ادلتہ الاستنباب)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عقیقہ واجب نہیں ہے لیکن اس پر عمل مستحب ہے اور ہمارے ہاں (مدینہ میں) لوگوں کا اسی پر عمل جاری رہا ہے

(الموطا روایہ صحیحی 2/502 ح 1109)

ابراہیم بن حارث بن خالد التیمی رحمۃ اللہ علیہ عقیقہ کو مستحب سمجھتے تھے اگرچہ ایک چڑیا ہی کیوں نہ ذبح کر دی جائے۔ (الموطا روایہ صحیحی بن یحییٰ 2/501 ح 1107 وسندہ صحیح)

عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ (سیدنا) عبدالرحمن بن ابی بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیٹا پیدا ہوا تو (ان کی بہن) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کہا گیا: اے ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا! آپ اس کی طرف سے اونٹ ذبح کریں۔ انھوں نے فرمایا: معاذ اللہ! لیکن (وہ ذبح کریں گے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو سالم برابر بحریاں۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی 9/301 وسندہ صحیح)

2- محمد بن حسن الشیبانی نے قاضی ابو یوسف سے ان نے (امام) ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ:

ولا یعتق عن الغلام ولا عن البجاریۃ"

نہ تولڑے کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہیے اور نہ لڑکی کی طرف سے (الجامع الصغیر ص 534)

یہ سند صحیح نہیں ہے لہذا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول ثابت نہیں ہے۔ اس کے باوجود ملاکاسانی نے بدائع الصنائع (5/69) میں اسی کی حمایت کی ہے اور فتاویٰ عالمگیری (5/362) میں لکھا ہوا ہے کہ یہ اس کے مکروہ ہونے کی طرف اشارہ ہے!

نیز دیکھئے الموطا المنسوب الی محمد بن ابی محمد بن الحسن الشیبانی ص 88، 89)

غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں۔ "احادیث صحیحہ میں عقیقہ کی فضیلت اور استنباب کو بیان کیا گیا ہے لیکن غالباً یہ احادیث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کو نہیں پہنچیں، کیونکہ انھوں نے عقیقہ کرنے سے منع کیا ہے۔" (شرح صحیح مسلم ج 1 ص 43)

سعیدی صاحب مزید لکھتے ہیں۔ "اگر کوئی شخص تقلید محض کی پستی سے نہیں نکلا تو اس کو عقیقہ کرنے سے منع کرنا چاہیے یا کم از کم یہ کہنا چاہیے کہ عقیقہ مباح ہے اور کار ثواب نہیں ہے اور اس کو یہ نہیں چاہیے کہ امام اعظم کے قول کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال کر یہ کہے کہ امام اعظم کے نزدیک عقیقہ سنت ہے لیکن سنت موکدہ یا سنت ثابتہ نہیں ہے۔ اور اگر وہ میدان تحقیق میں وارد ہے تو اس کو یہ کہنا چاہیے کہ عقیقہ سنت اور مستحب ہے کیونکہ احادیث صحیحہ میں اس کا ثبوت ہے اور تمام امت نے ان احادیث کو قبول کیا ہے اور امام اعظم کو یہ احادیث نہیں پہنچیں ورنہ وہ عقیقہ کو مکروہ نہ کہتے کیونکہ اس زمانہ میں نشر و اشاعت کے ذرائع اور وسائل اتنے میسر نہیں تھے جتنے اب ہیں۔ یہاں امام کے قول کے خلاف حدیث پر عمل کرنا تقلید کے خلاف نہیں ہے۔" (شرح صحیح مسلم ج 1 ص 45)

3- عقیقہ میں صرف بکری بکرایا بیٹھا ہی ثابت ہے۔ ابراہیم بن الحارث التیمی کا قول مبالغہ پر محمول ہے اور صحیح یہ ہے کہ گائے اونٹ وغیرہ کا عقیقہ میں ذبح کرنا ثابت نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول "معاذ اللہ" سے ثابت ہے لہذا جو لوگ اونٹ یا گائے میں قربانی کی طرح عقیقہ کے بھی سات پانچ یا چار وغیرہ حصے بنا لیتے ہیں، ان کا عمل غلط ہے اور سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ (19/جون 2008ء)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



فتاویٰ علمیہ

جلد 1- اصول، تخریج اور تحقیق روایات- صفحہ 658

محدث فتویٰ